نماز کے

اسرار و رموز

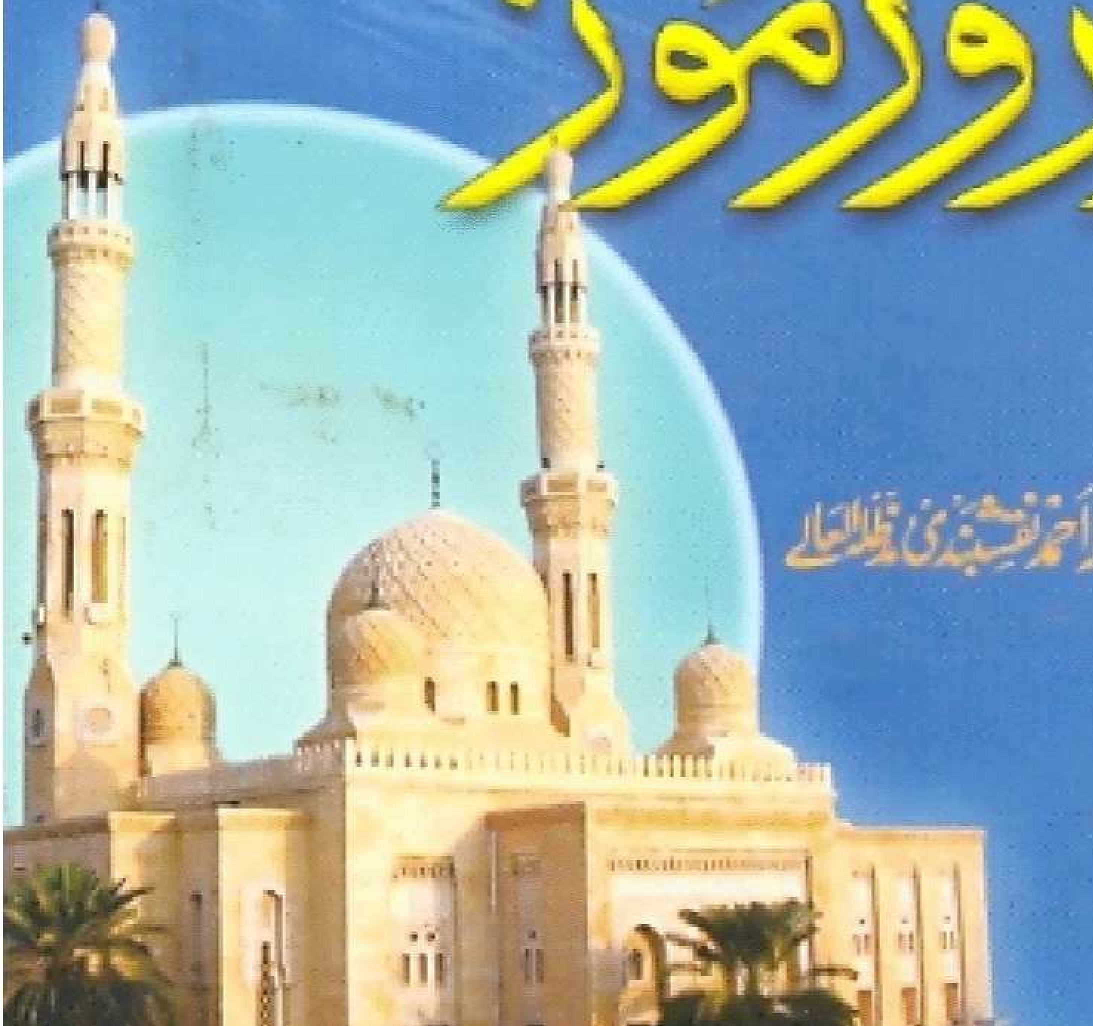

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ العالی

دارالکتاب دیوبند

باب ۳

وضو کا اہتمام

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَیْدِیَكُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُؤُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَی الْكَعْبَیْنِ (سورة المائدة:۵)

(اے ایمان والو! جب تم نماز کی طرف قیام کا ارادہ کرو تو تم اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو، اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھولو اور اپنے سر کا مسح کرلو)

اس آیت مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز سے پہلے وضو کرنا لازمی ہے۔ حدیث پاک میں وارد ہوا ہے کہ الصلوٰۃ مفاتیح الجنة و مفاتیح الصلوٰۃ الطهور۔ (جنت کی کنجیاں نماز ہیں اور نماز کی کنجی وضو ہے)

◎ ایک حدیث پاک میں ہے کہ وضو کے اعضاء قیامت کے دن روشن ہوں گے جس کی وجہ سے نبی علیہ السلام اپنے امتی کو پہچان لیں گے۔

◎ وضو کرنے والے کے سر پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کی چادر ہوتی ہے۔ جب وہ دنیا کی باتیں کرتا ہے تو چادر ہٹ جاتی ہے۔

◎ ایک روایت میں ہے کہ جو شخص وضو شروع کرتے وقت

بِسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَ الْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ

پڑھے اور وضو کے اختتام پر کلمہ شہادت پڑھے اس کے پچھلے سب گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

فضائل وضو

ایک حدیث پاک میں آیا ہے اَلْوُضُوْءُ سَلَاحُ الْمُؤْمِنِ (وضو مؤمن کا اسلحہ ہے) جس طرح ایک انسان اسلحے کے ذریعے اپنے دشمن کا مقابلہ کرتا ہے اسی طرح مؤمن وضو کے ذریعے شیطانی حملوں کا مقابلہ کرتا ہے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ تم اپنے قلبی احوال پر نظر ڈالو تمہیں وضو سے پہلے اور وضو کے بعد کی حالت میں واضح فرق نظر آئے گا۔ ہمارے مشائخ اپنی زندگی باوضو گزارنے کا اہتمام فرماتے تھے۔

◉ حدیث پاک میں ہے اَنْتُمْ تَمُوْتُوْنَ کَمَا تَعِیْشُوْنَ (تم جس طرح زندگی گزارو گے تمہیں اسی طرح موت آئے گی)

اس حدیث پاک سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ جو شخص اپنی زندگی باوضو گزارنے کی کوشش کرے گا اللہ تعالیٰ اسے باوضو موت عطا فرمائیں گے۔

◉ ہمیں ایک مرتبہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب کے گھر جانے کا اتفاق ہوا۔ ان کی کوٹھی ایک نئی کالونی میں بن رہی تھی۔ مغرب کا وقت شروع ہوا تو انہوں نے گھر کے دالان میں نماز ادا کرنے کے لئے صفیں بچھا دیں۔ ان کے گھر کے صحن میں پانچ سات چھوٹے بڑے بچے کھیل رہے تھے۔ جب اقامت ہوئی تو کھیلنے والے بچے دوڑتے ہوئے آئے اور نماز میں

شریک ہو گئے۔ ان سے پوچھا گیا کہ وضو بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تو ان کے والد نے بتایا کہ ہم نے اپنے بزرگوں سے یہ بات سیکھی ہے کہ اپنی زندگی باوضو گزارو۔ ہمارے گھر کا چھوٹا بڑا کوئی بھی فرد جب بھی آپ کو ملے گا باوضو ہو گا۔ جب بھی وضو ٹوٹتا ہے فوراً نیا وضو کر لیتے ہیں۔

◉ حضرت خواجہ فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدین کو تلقین فرماتے تھے کہ ہر وقت باوضو رہنے کی مشق کریں۔ ایک مرتبہ آپ مطبخ میں تشریف لائے تو مہمانوں کے سامنے دستر خوان بچھایا جا چکا تھا۔ آپ نے سب کو مخاطب کر کے فرمایا ’’فقیرو! ایک بات دل کے کانوں سے سنو، جو کھانا تمہارے سامنے رکھا گیا ہے اس کی فصل جب کاشت کی گئی تو وضو کے ساتھ، پھر جب اس کو پانی لگایا گیا تو وضو کے ساتھ، اس کو کاٹا گیا وضو کے ساتھ، گندم کو بھوسے سے جدا کیا گیا تو وضو کے ساتھ، پھر گندم کو چکی میں پیس کر آٹا بنایا گیا تو وضو کے ساتھ، پھر اس آٹے کو گوندھا گیا وضو کے ساتھ، پھر اس کی روٹی پکائی گئی وضو کے ساتھ، وہ روٹی آپ کے سامنے دستر خوان پر رکھی گئی وضو کے ساتھ، کاش کہ آپ لوگ اس کو وضو سے کھا لیتے۔

◉ ایک عیسائی عورت کو ظالم بادشاہ نے کہا کہ تم اپنے دین کو چھوڑ دو۔ اس نے کہا ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ بادشاہ نے غصے میں آ کر اس کا دودھ پیتا معصوم بیٹا چھین لیا اور اسے آگ کے تنور میں ڈال دیا۔ تھوڑی دیر بعد دیکھا تو بچہ آگ کے انگاروں سے کھیل رہا تھا اور ماں پر سکون تھی۔ بادشاہ کو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ اس نے بچے کو آگ سے نکلوا لیا۔ اس عورت سے معافی مانگی۔ نیک خاتون نے اسے معاف کر دیا۔ وزیر نے عورت سے پوچھا کہ اے اللہ کی بندی! تجھے یہ مقام کیسے نصیب ہوا۔ اس نے جواب دیا کہ میرے اندر چار اعمال کی پابندی ہے۔

(۱) ہر وقت باوضو رہتی ہوں۔

(۲) جب بھی وضو کرتی ہوں دو رکعت تحیۃ الوضو ضرور پڑھتی ہوں۔

(۳) اگر کوئی انسان مصیبت زدہ ہو تو اس کی حاجت پوری کرتی ہوں۔

(۴) مجھے جب بھی کسی کی طرف سے ایذا پہنچے تو صبر کرتی ہوں۔

◉ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اپنے قاصد کو پیغام دے کر دور دراز کے علاقے میں بھیجا۔ راستے میں وہ قاصد اپنا راستہ بھول کر ایک جنگل میں جا نکلا۔ دن رات چلتے چلتے جب وہ تھک گیا تو اس نے سوچا کہ میں کسی سے راستے کی رہنمائی حاصل کروں۔ اسی دوران وہ ایک راہب کے گھر پہنچا۔ اس نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ کافی دیر کے بعد راہب نے دروازہ کھولا۔ قاصد نے راستہ پوچھا۔ معلوم ہونے پر شکریہ ادا کیا اور یہ بھی پوچھا کہ آپ نے دروازہ کھولنے میں اتنی دیر کیوں لگائی۔ راہب نے کہا کہ جب آپ نے دروازہ کھٹکھٹایا تو مجھے ڈر تھا کہ کہیں کوئی چور ڈاکو نہ ہو جو جان مال، عزت آبرو کو نقصان پہنچائے۔ چنانچہ میں نے سب اہل خانہ کو جگایا اور وضو کروایا۔ پھر دروازہ کھولا۔ ہمیں اپنے دین کی یہ بات پہنچی ہے کہ جو شخص وضو کر لیتا ہے اس کو خوف سے امن دیا جاتا ہے۔

◉ حضرت ملاں جیون سے وقت کے بادشاہ نے کوئی مسئلہ دریافت کیا۔ انہوں نے لگی لپٹی رکھے بغیر کھری کھری سنا دیں۔ بادشاہ کو بہت غصہ آیا لیکن وقتی طور پر برداشت کر گیا۔ چند دن کے بعد اس نے ایک سپاہی کے ہاتھ کوئی پیغام بھیجا۔ ملاں جیون اس وقت حدیث شریف کا درس دے رہے تھے۔ انہوں نے سپاہی کے آنے کی پرواتک نہ کی اور درس حدیث جاری رکھا۔ درس کے اختتام پر سپاہی کی بات سنی۔ سپاہی اپنے دل میں پیچ و تاب کھاتا رہا کہ میں بادشاہ کا قاصد تھا اور ملاں جیون نے تو

مجھے گھاس تک نہ ڈالی۔ چنانچہ اس نے واپس جا کر بادشاہ کو خوب اشتعال دلایا کہ میں ملاں جیون کے پاس آپ کا قاصد بن کر گیا تھا۔ انہوں نے مجھے کھڑا کیے رکھا اور پروا ہی نہ کی۔ مجھے لگتا ہے کہ اس کو اپنے شاگردوں کی کثرت پر بڑا ناز ہے ایسا نہ ہو کہ یہ کسی دن آپ کے خلاف بغاوت کر دے۔ بادشاہ نے ملاں جیون کی گرفتاری کا حکم صادر کر دیا۔ بادشاہ کے بیٹے ملاں جیون کے شاگرد تھے۔ انہوں نے یہ بات سنی تو اپنے استاد کو بتا دی۔ ملاں جیون نے یہ سن کر وضو کیا اور تسبیح لے کر مصلّے پر بیٹھ گئے کہ اگر بادشاہ کی طرف سے سپاہی آئیں گے تو ہم بھی اللہ تعالیٰ کے حضور ہاتھ اٹھا کر معاملہ پیش کریں گے۔

شہزادے نے یہ صورت حال دیکھی تو بادشاہ کو جا کر بتایا کہ ملاں جیون نے وضو کر لیا ہے اور وہ مصلے پر دعا کرنے کے لئے بیٹھ گئے ہیں۔ بادشاہ کے سر پر اس وقت تاج نہ تھا...... وہ ننگے سر، ننگے پاؤں دوڑا اور ملاں جیون کے پاس آ کر معافی مانگی اور کہنے لگا ”حضرت! اگر آپ کے ہاتھ اٹھ گئے تو میری آئندہ نسل تباہ ہو جائے گی“ ملاں جیون نے اسے معاف کر دیا۔

◉ فقیر کو 1971ء میں بینائی میں کمزوری محسوس ہوئی۔ لاہور کے مشہور ای پلومر ڈاکٹر صاحب نے چیک کیا تو کہا کہ اڑھائی نمبر شیشے کی عینک لگانی ضروری ہے ورنہ بینائی کمزور سے کمزور تر ہو جائے گی۔ فقیر نے چار ماہ عینک استعمال کی۔ ایک مرتبہ وضو کے لئے بیٹھنے لگا تو عینک گری اور شیشہ ٹوٹ گیا۔ فقیر نے دعا مانگی کہ یا اللہ! میں تیرے محبوب ﷺ کی مسواک والی سنت پر پابندی سے عمل کروں گا میری بینائی کو تیز فرما۔ کچھ عرصے بعد دوبارہ بینائی چیک کروائی تو بالکل ٹھیک نکلی۔ تیس سال تک دوبارہ عینک لگانے کی ضرورت پیش نہ آئی۔

مسواک کا اہتمام

ایک حدیث پاک میں ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر مجھے امت بوجھ کا ڈر نہ ہوتا تو مسواک کرنا فرض قرار دے دیتا۔

◉ ایک روایت میں ہے کہ جو نماز مسواک کے ساتھ وضو کر کے پڑھی جائے وہ اس نماز سے ستر گنا زیادہ فضیلت رکھتی ہے جو بغیر مسواک کے پڑھی جائے۔

◉ ایک حدیث پاک میں ہے کہ مسواک کے اہتمام میں ستر فائدے ہیں۔ ایک فائدہ یہ ہے کہ مرتے وقت کلمہ نصیب ہوتا ہے۔

◉ ایک حدیث پاک میں ہے کہ مسواک کا اہتمام کرو اس میں دس فائدے ہیں۔

(۱) منہ کو صاف کرتی ہے

(۲) اللہ تعالیٰ کی رضا کا سبب ہے

(۳) شیطان کو غصہ دلاتی ہے

(۴) اللہ تعالیٰ اور فرشتے مسواک کرنے والے سے محبت کرتے ہیں

(۵) مسوڑھوں کو قوت دیتی ہے۔

(۶) بلغم کو قطع کرتی ہے

(۷) منہ میں خوشبو پیدا کرتی ہے

(۸) صفراء کو دور کرتی ہے

(۹) نگاہ کو تیز کرتی ہے

(۱۰) نبی علیہ السلام کی سنت ہے۔

◉ علامہ شامیؒ نے ردالمختار میں مختصراً مسواک کرنے کے مواقع کو تحریر فرمایا ہے

درج ذیل ہیں۔

(۱) وضو کے وقت۔

(۲) لوگوں کے اجتماع میں شامل ہونے سے قبل

(۳) منہ میں بدبو ہو جانے پر

(۴) نیند سے بیدار ہونے پر

(۵) نماز سے قبل اگرچہ کہ وہ پہلے باوضو ہو۔

(۶) گھر میں داخل ہونے کے وقت۔

(۷) قرآن کریم کی تلاوت کے وقت۔

(ردالمختار ج ۱، ص ۸۰)

◎ مومن کو چاہئے کہ اپنے منہ کو صاف رکھے۔ چونکہ اسی منہ سے اللہ رب العزت کا قرآن پڑھنا ہوتا ہے۔

◎ صحابہ کرام مسواک کی اتنی پابندی کرتے تھے کہ مسواک کو اپنے کان پر قلم کی طرح رکھا کرتے تھے۔

◎ ایک روایت میں ہے کہ جو شخص پابندی سے مسواک کرے موت کے وقت عزرائیل علیہ السلام اسے کلمہ یاد دلاتے ہیں۔

◎ ایک روایت کا مفہوم ہے کہ اگر تم پابندی سے مسواک کرو گے تو تمہاری عورتیں پاکدامنی کی زندگی گزاریں گی۔

◎ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ تین چیزیں حافظہ کو قوی کرتی ہیں

(۱) مسواک (۲) تلاوت قرآن (۳) روزہ۔

◎ بعض عورتیں اخروٹ کے درخت کی چھال استعمال کرتی ہیں جس سے منہ صاف

ہو جاتا ہے وہ مسواک کے قائم مقام ہے۔ پیلو کے درخت کی مسواک بھی بہت اچ
ہوتی ہے۔

⊙ بعض لوگ برش اور پیسٹ سے منہ صاف کرنا معیوب سمجھتے ہیں۔ آج کل
غذائیں اتنی مرغن ہوتی ہیں کہ اگر صرف لکڑی کی مسواک استعمال کی جائے تو دان
صحیح صاف نہیں ہوتے۔ ایسی صورت میں برش سے دانت صاف کرنا ضروری ہو
ہیں۔ مسواک کرنے کا مقصد صرف خانہ پوری نہیں ہوتی بلکہ منہ کو صاف کرنا ہوتا
اگر کسی کے دانت مسواک سے صاف نہ ہوں تو برش پیسٹ سے صاف کر
چاہئیں۔

⊙ نبی علیہ السلام کی عادت مبارکہ تھی کہ جب بھی باہر سے گھر تشریف لاتے تھ
اپنے دہن مبارک کو مسواک کے ذریعے خوب صاف فرماتے تھے۔

⊙ آج کل کی سائنسی تحقیق سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ رات کو سوتے وقت ا
دانتوں کو ضرور صاف کرنا چاہئے۔ اکثر لوگوں کے دانت رات کے اوقات میں زیا
بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ منہ بند ہوتا ہے، بیکٹیریا کو اپنا کام کرنے کا خوب مو
مل جاتا ہے۔ نبی علیہ السلام کی عادت مبارکہ تھی کہ رات کو سونے سے پہلے مسواک
لیا کرتے تھے۔ اس سنت کا اہتمام ضرور کرنا چاہئے۔

معارف وضو

درج ذیل میں وضو سے متعلق چند اسرار و رموز بیان کئے جاتے ہیں۔

(1) وضو کو یکسوئی اور توجہ سے کرنا اعلیٰ مرتبہ کی نماز پڑھنے کا مقدمہ ہے۔ کوئی شخص ا
نہیں ہو سکتا جو عادتاً غفلت سے وضو کرے مگر نماز حضوری کے ساتھ پڑھے۔

...وم ہوا کہ اہتمام وضو اور حضوری نماز میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔

... مشائخ کرام فرماتے ہیں کہ درحقیقت وضو انفصال عن الخلق (مخلوق سے ...نا ہے) ہے جبکہ نماز اتصال مع الحق (اللہ تعالیٰ سے جڑنا) ہے۔ جو شخص جس ...مخلوق سے کٹے گا اتنا ہی زیادہ اللہ تعالیٰ سے جڑے گا۔ یہی مطلب ہے لا الہ الا اللہ ... پس لا الہ کا مقصود یہ ہے کہ مخلوق سے کٹو اور الا اللہ کا مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ...و۔ ماسوی اللہ سے قلبی تعلق توڑنے کو عربی زبان میں تبتل کہتے ہیں۔ ارشاد باری ...ٰی ہے۔

وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ وَ تَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلاً (المزمل:۸)

(اور اپنے رب کا نام پڑھے جا اور سب سے الگ ہو کر اسی کی طرف سب چھوڑ کر چلا آ)

... پانی کی خاصیت یہ ہے کہ آگ کو بجھا دیتا ہے۔ لہٰذا جو شخص وضو کر کے حضوری کے ...تھ نماز ادا کرے گا تو اس شخص کے لئے نماز دوزخ کی آگ سے ڈھال بن ...جگی۔

... وضو میں شش جہات (چھ اطراف) سے پاکیزگی حاصل کی جاتی ہے دائیں ہاتھ ...ے دائیں طرف۔ بائیں ہاتھ سے بائیں طرف۔ چہرہ دھونے سے آگے کی ...رف۔ گردن کا مسح کرنے سے پیچھے کی طرف۔ سر کا مسح کرنے سے اوپر کی طرف اور ...ؤں دھونے سے نیچے کی طرف سے پاکیزگی حاصل ہو گئی۔

... وضو کرنے سے انسان چھ اطراف سے پاکیزہ ہو گیا۔ پس محبوب حقیقی سے ملاقات ...ا تیاری مکمل ہو گئی۔ جب نماز ادا کرے گا تو اسے ملاقات بھی نصیب ہو جائے گی۔ ...شاد فرمایا اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ (تو اللہ تعالیٰ کی عبادت ایسے کر جیسے اسے

دیکھ رہا ہے)۔ اسی لئے کہا گیا کہ اَلصَّلوٰۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِ (نماز مومن کی معراج ہے) حدیث پاک میں بتایا گیا ہے کہ آدمی جب وضو کرتا ہے تو اعضاء دھلنے کے ساتھ ہی ان سے کیے گئے گناہ بھی دھل جاتے ہیں۔ امام اعظم ابو حنیفہؒ کو ایسا کشف نصیب ہوگیا تھا کہ وہ وضو کے پانی کے ساتھ گناہ کو جھڑتا دیکھتے تھے۔ اسی لئے انہوں نے وضو کے مستعمل پانی کو مکروہ کہا۔ ویسے بھی نمازی کو حکم ہے کہ وضو کا پانی کپڑوں پر نہ گرنے دے۔ بعض مشائخ کا معمول تھا کہ وضو کے وقت جو لباس زیب تن فرمایا ہوتا تھا اسے بدل کر نماز ادا فرماتے تھے۔

شرع شریف میں پاکیزگی اور طہارت کو بہت پسند کیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ (البقرہ:۲۲۲) "بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے اور پاکیزہ رہنے والوں سے محبت کرتا ہے"۔ توبہ کرنے سے گناہ معاف ہوئے تو انسان باطنی طور پر پاکیزہ ہوگیا۔ حدیث پاک میں اسی مضمون کو مثال سے سمجھایا گیا ہے کہ اگر کسی شخص کے گھر کے سامنے نہر بہتی ہو اور وہ دن میں پانچ مرتبہ غسل کرے تو اس کے جسم پر میل کچیل نہیں رہ سکتی۔ جو شخص پانچ مرتبہ اہتمام سے وضو کرے اور حضوری سے نماز ادا کرے اس کے دل پر سیاہی نہیں رہ سکتی۔

⑥ شرع شریف کا حسن و جمال دیکھئے کہ وضو میں سارا جسم دھلوانے کی بجائے صرف انہی اعضاء کو دھلوانے پر اکتفا کیا گیا جو اکثر و بیشتر کام کاج میں کھلے رہتے ہیں۔ مثلاً ہاتھ، پاؤں، بازو، چہرہ وغیرہ۔ جو اعضاء کم کھلتے ہیں ان کا مسح کروایا گیا مثلاً سر، گردن۔ جو اعضاء پردے میں رہتے ہیں ان کو مستثنیٰ قرار دیا گیا مثلاً شرمگاہ وغیرہ۔

⑦ وضو میں جن اعضاء کو دھلوایا گیا۔ قیامت کے دن انہی کو نورانی حالت عطا

ئے گی۔ حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ''کہ قیامت دن میری امت اپنے اعضاء کی نورانیت سے پہچان لی جائے گی''۔

وضو میں جن اعضاء کو دھویا جاتا ہے قیامت کے دن ان اعضاء کو عزت وشرافت نوازا جائے گا۔ ہاتھوں میں حوض کوثر کا جام عطا کیا جائیگا، چہرے کو تروتازہ بنادیا یگا جیسے فرمایا وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَاعِمَۃٌ (اس دن چہرے تروتازہ ہوں گے)، سر کو ش الٰہی کا سایہ عطا کیا جائے گا۔ حدیث پاک میں آیا ہے **یوم لا ظل الا ظل** **رشہ** (قیامت کے دن عرش الٰہی کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا) پاؤں کو پل صراط پر چلنے ت استقامت عطا کی جائیگی۔

وضو میں چند علمی نکات

علمی نکتہ ۱ وضو میں پہلے ہاتھ دھوتے ہیں، کلی کرتے ہیں، ناک میں پانی ڈالتے ں پھر چہرہ دھونے کی باری آتی ہے۔ اب ایک طالبعلم کے ذہن میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ فرض کا درجہ سنت سے زیادہ ہے تو پھر پہلے چہرہ دھلواتے بعد میں دوسرے کام روا تے۔ مگر وضو میں سنت عمل کو فرض عمل پر مقدم کیا گیا۔ آخر اس میں کیا حکمت ہے؟

جواب پانی سے اس وقت وضو کیا جا سکتا ہے جبکہ پانی پاک ہو۔ اگر پانی ہی پاک ہو تو وضو ہوگا ہی نہیں۔ پانی کی پاکیزگی کا اندازہ اس کی رنگت، بو اور ذائقہ سے لگایا جاتا ہے۔ وضو کرنے والا آدمی جب ہاتھ دھوئے گا تو اس کو پانی کی رنگت کا پتہ چل جائیگا، جب کلی کرے گا تو ذائقے کا پتہ چل جائے گا، جب ناک میں پانی

ڈالے گا تو بو کا پتہ چل جائیگا۔ جب تینوں طرح سے پانی کی پاکیزگی کا پتہ چل
شریعت نے چہرہ دھونے کا حکم دیا تا کہ فرض کامل صورت میں ادا ہو جائے۔

علمی نکتہ ۲ وضو کے اعضاء متعین کرنے میں کیا خصوصیت ہے؟۔

جواب حضرت آدم علیہ السلام سے شجر ممنوعہ کا پھل کھانے کی بھول ہوئی، وضو
ذریعے اس بھول کی یاددہانی کروائی گئی تا کہ انسان اپنی تمام غلطیوں سے معافی
سکے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے ہاتھوں سے شجر ممنوعہ کا پھل توڑا، آنکھوں
دیکھا، منہ سے کھایا، پتوں کو سر لگا، پاؤں سے اس کی طرف چل کر گئے۔ وضو کر
وقت اس بھول کی یاددہانی کروائی گئی۔ تا کہ انسان پچھلے گناہوں سے توبہ کرے
آئندہ گناہوں سے اپنے آپ کو بچائے۔ یہ سبق بھی دیا گیا کہ اگر میرے حکموں
مطابق زندگی گزارو گے تو نعمتوں میں پلتے رہو گے، جنت میں جا سکو گے۔ اور
شیطان کی پیروی کرو گے تو نعمتوں سے محروم کر دیئے جاؤ گے، جنت میں داخلہ نصیب
نہ ہو سکے گا۔

علمی نکتہ ۳ وضو میں ہاتھ دھونے سے ابتداء کیوں کی گئی؟

جواب تا کہ موت کے وقت مال سے ہاتھ دھونے پڑیں گے تو دل کو رنج نہ
مزید برآں انسان کے ہاتھ ہی سب سے زیادہ مختلف جگہوں یا چیزوں سے لگتے ہیں
اس بات کا زیادہ امکان ہے کہ ہاتھوں پر مختلف بیکٹیریا اور جراثیم لگے ہوئے ہوں
ہاتھ پہلے دھونے سے وہ گندگی دور ہو جائے گی۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ انسان دوسر
اعضاء کو ہاتھوں ہی کی مدد سے دھوتا ہے اگر ہاتھ ہی پاک نہ ہوں تو دوسرے اعضاء
کیسے پاک ہوں گے۔ اس لئے وضو میں ہاتھ پہلے دھلوائے گئے باقی اعضاء کو بعد
دھویا گیا۔

علمی نکتہ۴ وضو میں چار فرض کیوں ہیں؟

جواب وضو میں چار فرض ہیں۔ دو اعضاء ذرائع علم میں ہیں مثلاً سر اور چہرہ، جبکہ دو اعضاء ذرائع عمل میں سے ہیں مثلاً ہاتھ اور پاؤں۔ ان چاروں کو دھونا فرض قرار دیا گیا۔ گویا یہ طے شدہ بات ہے کہ تمام سعادتوں کی بنیاد علم پر عمل کرنے میں ہے۔

علمی نکتہ۵ تیمم میں دو فرض کیوں ہیں؟

جواب تیمم اس وقت کرتے ہیں جب پانی موجود نہ ہو یا بیماری کا عذر ہو۔ پس عذر کی حالت میں عمل میں تخفیف کی گئی، انسان پر بوجھ کم کر دیا گیا، رخصت مل گئی، عمل کرنے میں آسانی ہو گئی۔ رہی بات یہ کہ چار میں سے کون سے دو چنے گئے۔ تو ایک عضو ذرائع علم میں سے چنا گیا مثلاً چہرہ اور سر میں چہرے کو منتخب کیا گیا۔ وجہ یہ تھی کہ سر کا تو پہلے ہی چوتھائی حصہ کا مسح کرتے ہیں جبکہ چہرہ کامل دھویا جاتا ہے۔ پس کامل کو ترجیح دی گئی البتہ ذرائع عمل میں سے ہاتھ اور پاؤں میں سے ہاتھوں کو چنا گیا۔ چونکہ ہاتھ پاؤں سے اعلیٰ ہیں۔ شریعت نے کامل اور اعلیٰ اعضاء کو چن لیا۔ بقیہ کا بوجھ کم کر دیا۔

علمی نکتہ۶ تیمم میں سر کو کیوں نہ چنا گیا؟

جواب وضو میں پہلے ہی چوتھائی سر کا مسح کیا جاتا ہے۔ جب معافی دینی تھی تو پورے سر کا مسح معاف کر دیا گیا۔ ویسے بھی جہلا کی عادت ہوتی ہے کہ مصیبت کے وقت سر پر مٹی ڈالتے ہیں تو تیمم میں سر کا مسح معاف کر دیا گیا تاکہ جہلا کے عمل سے مشابہت نہ ہو۔

علمی نکتہ۷ تیمم میں ہاتھ اور چہرے کو دوسرے اعضاء پر مقدم کیوں کیا گیا؟

جواب انسان اکثر گناہ اپنے چہرے اور ہاتھوں کے ذریعے کرتا ہے۔ اس لئے

ان کا انتخاب ضروری تھا۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ قیامت کے دن دو اعضاء پر خوف زیا
ہوگا۔ ایک چہرے پر کہ گنہگاروں کے چہرے سیاہ ہوں گے۔

يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ (آل عمران:۱۰۶)

(جس دن سفید ہوں گے بعض چہرے اور سیاہ ہوں گے بعض چہرے)

کفار کے چہرے کالے اور مٹی آلود ہوں گے۔

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ . تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ . اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ . (عبس:۳۰،۳۱،۳۲)

(اور کتنے منہ اس دن گرد آلود ہوں گے۔ چڑھی آتی ہے ان پر سیاہی۔ یہ لوگ وہی ہیں جو منکر اور ڈھیٹ ہیں)

دوسرا پل صراط سے گزرتے ہوئے بعض لوگوں کے پاؤں کانپ رہے ہوں
گے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا . ثُمَّ نُنَجِّى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا . (مریم:۷۱)

(اور کوئی نہیں تم میں جو نہ پہنچے گا اس پر۔ تیرے رب پر یہ وعدہ لازم اور مقرر ہو چکا۔ بچائیں گے ہم ان کو جو ڈرتے رہے اور چھوڑ دیں گے گنہگاروں کو اس میں اوندھے گرے ہوئے)

وضو کے فوائد سائنسی نکتہ نظر سے

دن میں پانچ مرتبہ وضو کرنے میں سائنسی نکتہ نظر سے بہت زیادہ جسمانی

فوائد ہیں۔ درج ذیل میں ان کی تفصیل پیش کی جاتی ہے۔

1 ہاتھ دھونا:

کام کاج کے دوران انسان کے ہاتھ بعض ایسی اشیاء پر لگتے ہیں جن پر بکٹیریا اور دوسرے جراثیم لگے ہوتے ہیں۔ وہ جراثیم ہاتھوں سے چمٹ جاتے ہیں جب انسان کے ہاتھ اپنے جسم کے مختلف حصوں سے لگتے ہیں تو وہ جراثیم وہاں منتقل ہو جاتے ہیں اور مختلف بیماریوں کے پھیلنے کا باعث بنتے ہیں۔ نمازی انسان دن میں کم از کم پانچ مرتبہ اپنے ہاتھوں کو پانی سے دھوتا ہے لہٰذا اس کے ہاتھ صاف ستھرے رہتے ہیں۔ بہت کی بیماریوں سے بچاؤ خود بخود ہو جاتا ہے۔

2 کلی کرنا:

انسان جب کوئی چیز کھاتا ہے تو دانتوں کے درمیانی جگہوں میں اس کے اجزا پھنس جاتے ہیں۔ اگر منہ کو اچھی طرح صاف نہ کیا جائے تو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ اجزاء گل سڑ جاتے ہیں۔ منہ سے بدبو آنی شروع ہو جاتی ہے۔ اگر دوبارہ کھانا کھایا جائے تو یہ گندے اجزا صاف کھانے کے ساتھ ملکر معدے میں پہنچ جاتے ہیں اور پیٹ کی بیماریوں کا ذریعہ بنتے ہیں۔ وضو کرنے والا انسان دن میں پانچ مرتبہ اپنے منہ کو اچھی طرح صاف کرتا ہے لہٰذا دانتوں کی اور آنتوں کی بیماریوں سے بچا رہتا ہے۔

3 ناک میں پانی ڈالنا:

انسان کے پھیپھڑوں میں ہوا کا جانا اور آکسیجن کا جسم کو مہیا ہونا انسانی زندگی کا سبب ہے۔ ہوا میں مختلف جراثیم اربوں کھربوں کی تعداد میں موجود ہوتے ہیں اللہ

تعالیٰ نے انسان کے ناک میں بال اگا کر ایئر فلٹر بنا دیا تا کہ صاف ہوا جسم کو ملے۔ جس طرح گاڑیوں کے ایئر فلٹر کچھ عرصے کے بعد چوک ہو جاتے ہیں ان کو صاف کرنا پڑتا ہے اسی طرح انسان کی ناک میں مختلف جراثیم اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ ناک کو بار بار صاف کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، کوئی بھی انسان اپنے ناک میں دن میں ایک دو مرتبہ سے زیادہ پانی ڈال کر صاف نہیں کرتا ہوگا مگر ایک مسلمان نمازی دن میں پانچ مرتبہ اپنے ناک کی پانی سے صفائی کرتا ہے۔

۴ چہرہ دھونا:

وضو کے دوران چہرے کا دھونا فرض ہے۔ جب چہرہ دھویا جاتا ہے تو اس کی جلد صاف ہو جاتی ہے، مسام کھل جاتے ہیں تر و تازگی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

مزید برآں چہرہ دھوتے وقت آنکھوں میں پانی کا جانا ایک قدرتی امر ہے۔ آنکھوں کے ماہرین اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ دن میں چند بار آنکھوں میں تازہ پانی کے چھینٹے مارے جائیں تو آنکھیں کئی بیماریوں سے محفوظ ہو جاتی ہیں۔ خاص طور پر صبح کے وقت جب کہ ہوا میں اوزون (O3) کافی مقدار میں موجود ہوتی ہے پانی کے چھینٹے آنکھوں میں مارنے سے انسان موتیا بند کی بیماری سے محفوظ رہتا ہے۔

۵ گردن کا مسح کرنا:

انسانی دماغ سے نکلنے والی چھوٹی چھوٹی رگیں (نرو) پورے جسم میں پھیل جاتی ہیں اور مختلف اعضاء کو سگنل پہنچانے کا کام کرتی ہیں۔ یہ سب رگیں دماغ سے نکل کر گردن کے پیچھے سے ہوتی ہوئی ریڑھ کی ہڈی کے ذریعے جسم کے مختلف جگہوں سے ملی ہوتی ہیں۔ گردن کے پیچھے کا حصہ بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ اگر اس حصے

خشک رکھا جائے تو رگیں کھچنے کی وجہ سے انسانی دماغ پر اسکا اثر پڑتا ہے۔ کئی لوگ تو دماغی توازن کھو بیٹھتے ہیں۔ ڈاکٹر لوگ انہیں سمجھاتے ہیں کہ وہ گردن کے پیچھے کے حصے کو وقتاً فوقتاً تر کرتے رہیں۔ نمازی آدمی جب وضو کرتا ہے تو اسے یہ نعمت خود بخود مل جاتی ہے۔

ایک شخص فرانس کے ائیر پورٹ پر وضو کر رہا تھا اس سے کسی نے پوچھا کہ آپ کس ملک سے تعلق رکھتے ہیں اس نے کہا پاکستان سے۔ سائل نے پوچھا کہ پاکستان میں کتنے پاگل خانے ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ مجھے تعداد کا پتہ نہیں ویسے چند ایک ہی ہوں گے۔ سائل نے اپنا تعارف کروایا کہ میں یہاں کے ایک پاگل خانے کے ہسپتال میں ڈاکٹر ہوں۔ میری پوری عمر اس تحقیق میں گزری ہے کہ لوگ پاگل کیوں ہوتے ہیں؟ میری تحقیق کے مطابق جہاں اور بہت ساری وجوہات ہیں ایک وجہ یہ بھی ہے کہ لوگ اپنی گردن کے پچھلے حصے کو خشک رکھتے ہیں۔ کھچاؤ کی وجہ سے رگوں پر اسکا اثر ہوتا ہے۔ جو لوگ اس جگہ کو وقتاً فوقتاً نمی پہنچاتے رہیں وہ پاگل ہونے سے بچ جاتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ آپ نے ہاتھ پاؤں دھونے کے ساتھ ساتھ گردن کے پیچھے کے حصے پر بھی گیلے ہاتھ پھیرے۔ نمازی نے بتایا کہ وضو کرتے وقت گردن کا مسح کیا جاتا ہے اور ہر نمازی دن میں پانچ مرتبہ گردن کا مسح کرتا ہے۔ ڈاکٹر کہنے لگا کہ اسی لئے آپ کے ملک میں لوگ کم تعداد میں پاگل ہوتے ہیں۔ اللہ اکبر۔ ایک ڈاکٹر کی پوری زندگی کی تحقیق نبی علیہ السلام کے بتائے ہوئے ایک چھوٹے سے عمل پر آ کر ختم ہو گئی۔

6 پاؤں دھونا:

انسانی جسم میں بعض ایسی بیماریاں ہوتی ہیں جن کا اثر پاؤں پر بہت زیادہ ہوتا

ہے مثلاً شوگر کے مریض کے پاؤں پر زخم بھی ہو جائیں تو اسے پتہ نہیں چلتا ۔ ڈاکٹر لوگ شوگر کے مریض کو سمجھاتے ہیں کہ وہ اپنے پاؤں کو صاف رکھے ۔ دن میں چند مرتبہ اسے غور سے دیکھے کہ کہیں کوئی زخم وغیرہ تو نہیں ۔ اچھی طرح پاؤں کا مساج کرے تاکہ خون کی شریانوں میں اگر کہیں رکاوٹ ہے تو وہ دور ہو جائے ۔ نمازی آدمی دن میں پانچ مرتبہ وضو کرتا ہے تو یہ سب کام خود بخود ہو جاتے ہیں ۔ پاؤں کی انگلیوں کے درمیان فنگس کی وجہ سے زخم ہو جاتے ہیں ۔ وضو کرنے والا انگلیوں کے درمیان خلال کرتا ہے تو اسے صورتحال کا پتہ چل جاتا ہے ۔ پاؤ زمین کے قریب ہونے کیوجہ سے بہت جلد جراثیم کی لپیٹ میں آجاتے ہیں ۔ انہیں صاف رکھنا اور متعدد بار دھونا بہت ضروری ہے ۔ یہ نعمت نمازی کو وضو کے دوران نصیب ہو جاتی ہے ۔ اسے کہتے ہیں ہم خرما و ہم ثواب کہ وضو کرنے سے گناہ بھی جھڑ گئے اور جسمانی بیماریوں سے بھی نجات مل گئی ۔

وضو کے ان فضائل ، معارف اور فوائد و ثمرات کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ اللہ رب العزت نے وضو کا حکم فرما کر ہمارے اوپر کس قدر احسان فرمایا ۔